



سوال

پیشاب کے چھینٹوں سے غسل اور کپڑے بدنا

جواب

سوال: السلام علیکم اگر پیشاب کے چھینٹے کپڑوں پر یا پاؤں پر پڑ جائیں تو کیا غسل لازمی کرنا ہوگا اور کپڑے بھی بدلنے ہوں گے۔ اور کیا یہ عذاب قبر کا بھی باعث ہے؟

جواب: پیشاب کے چھینٹے اگر سستی اور غفلت کی وجہ سے جسم یا کپڑوں پر پڑیں تو اس کے لیے عذاب قبر کی وعید ہے۔ شیخ صالح المنجد اس بارے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

سوال: صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا:

"ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے، اور انہیں کسی بڑی چیز کی بنا پر عذاب نہیں ہو رہا، یا یہ فرمایا: پھر فرمایا: کیوں نہیں، ان میں سے ایک شخص تو پیشاب سے بچتا نہیں تھا، اور دوسرا شخص پھلی اور غیب کرتا تھا"

اور صحیح مسلم میں بھی یہی حدیث وارد ہے، اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اور دوسرا شخص پیشاب سے بچتا نہیں تھا"

میرا سوال یہ ہے کہ حدیث میں استتار اور تنزیہ کا لفظ استعمال ہوا ہے اس میں کیا فرق ہے، اور دونوں روایتوں میں موافقت کیسے دی جاسکتی ہے؟

الحمد للہ:

یہ حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ یا مکہ کے باغوں میں سے ایک باغ کے پاس سے گزرے تو دونوں کوان کی قبر میں عذاب دیے جانے کی آواز سنی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے لگے:

"ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے، اور انہیں عذاب کسی بڑی چیز کی بنا پر نہیں ہو رہا، پھر فرمایا: کیوں نہیں، ان میں سے ایک شخص تولپنے پیشاب سے بچتا نہیں تھا، اور دوسرا پھلی اور غیب کرتا تھا، پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی ایک سبز ٹہنی منگوائی اور اسے دو ٹکڑے کر کے ہر قبر پر ایک ٹکڑا رکھ دیا

کسی نے عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ایسا کیوں کیا؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امید ہے کہ جب تک یہ خشک نہ ہوگی یا ان کے خشک ہونے تک ان پر تخفیف کی جائیگی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (216) صحیح مسلم حدیث نمبر (292)

اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"اے یسئرنہ عن الیوم او من الیوم"

اور نسائی کی روایت میں ہے:

"الایستبرئی من بولہ"

علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح نسائی میں اسے صحیح کہا ہے

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: "الایستبر من بولہ" اس میں تین روایات ہیں: "ایستبر" دو تاء کے ساتھ اور "ایستبرہ" زاء اور ہاء کے ساتھ اور "ایستبرئی" باء اور ہمزہ کے ساتھ، یہ سب روایات صحیح ہیں اور ان کا معنی یہ ہے کہ وہ پشاب کے پھینٹوں سے اجتناب اور احتراز نہیں کرتا تھا دیکھیں: شرح مسلم للنووی (201/3) اختصار کے ساتھ

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

قولہ: "الایستبر" اکثر روایات میں ایسا ہی ہے، اور ابن عساکر کی روایت میں "ایستبرئی" کے لفظ ہیں، اور مسلم اور ابوداؤد کی اعمش سے مروی روایت میں "ایستبرہ" کے لفظ ہیں اکثر روایات کی بنا پر "ایستبر" کا معنی یہ ہوگا کہ: وہ لپٹے اور پشاب کے درمیان آڑ نہیں کرتا تھا یعنی وہ اس کے پھینٹوں حفاظت نہیں کرتا تھا، تو لایستبرہ والی روایت کے موافق ہو جائیگا کیونکہ تنزہ ابعاد کو کہا جاتا ہے

اور ابو نعیم کی المستخرج میں وکیع عن الاعمش کے طریق سے روایت میں ہے کہ: "لا یتوق" اور یہ تفسیر ہے کہ اس سے کیا مراد ہے، اور بعض علماء نے اسے لپٹے ظاہر پر ہی رکھتے ہوئے کہا ہے کہ اس کا معنی ہے کہ: وہ اپنی شرمگاہ نہیں چھپاتا تھا....

اور "الاستبراء" والی روایت تو بچاؤ کے اعتبار سے زیادہ بلند ہے ابن دقیق العید کہتے ہیں کہ: اگر استبراء کو حقیقت پر محمول کیا جائے تو یہ لازم آتا ہے کہ صرف شرمگاہ تنگی کرنا ہی مذکورہ عذاب کا سبب ہے، اور حدیث کا سیاق و سباق اس کی دلیل ہے کہ عذاب قبر کا باعث تو خاص پشاب تھا، اس کی طرف اشارہ کرتا ہے جسے ابن خزیمہ نے الماہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرفوع حدیث کو صحیح کہا ہے کہ:

"قبر کا اکثر عذاب پشاب سے ہے"

یعنی پشاب سے نہ بچنا عذاب قبر کا باعث ہے، وہ کہتے ہیں: اس کی تائید حدیث میں "من" کے الفاظ سے ہوتی ہے، جب اس کی اضافت بول کی طرف ہوئی تو استبراء کی نسبت جو معدوم تھی بول کی طرف ہے وہ عذاب کا سبب ہے

دوسرے معنوں میں اس طرح کہ: عذاب کا ابتدائی سبب پشاب ہے، اور اگر اسے صرف شرمگاہ تنگی کرنے پر ہی محمول کر لیا جائے تو یہ معنی زائل ہو جائیگا، تو اسے مجاز پر محمول کرنا مستعین ہو گیا تاکہ سب احادیث کے الفاظ ایک معنی پر جمع ہو جائیں، کیونکہ اس کا مخرج ایک ہی ہے، اور اس کی تائید مسند احمد کی ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث سے ہوتی ہے جو کہ ابن ماجہ میں بھی ہے:

"ان میں سے ایک کو پشاب کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے"

اور طبرانی میں بھی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس جیسی ہی حدیث ملتی ہے دیکھیں: فتح الباری (318/1).

صناعتی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ ان میں سے ایک کے عذاب کا سبب یہ تھا کہ: "اس لیے کہ وہ پشاب سے اجتناب اور بچاؤ اختیار نہیں کرتا تھا" یا اس لیے کہ وہ لپٹے پشاب سے پردہ نہیں کرتا تھا یعنی وہ لپٹے اور لپٹے پشاب کے مابین آڑ نہیں کرتا تھا تاکہ پھینٹے پڑنے سے بچ سکے، یا اس لیے کہ وہ بچتا نہیں تھا، یہ سب الفاظ روایات میں وارد ہیں، اور سب کے سب پشاب سے بچنے اور اس کے پھینٹوں پڑنے کی حرمت پر دلالت کرتے ہیں

دیکھیں: سبل السلام (120-119/1).



خلاصہ یہ ہوا کہ :

صحیح روایات کے الفاظ یہ ہیں :

"لایستتر" اور "لایستبری" اور "لایفتزہ" یہ سب الفاظ ایک ہی معنی پر دلالت کرتے ہیں، جیسا کہ آئمہ کرام کی کلام بیان ہو چکی ہے، اور اس میں اختلاف اصل کلمہ اور اس کے لغوی اشتقاق میں ہے لہذا کلمہ "لایستتر" استتار سے ہے، اور اس کا معنی یہ ہے کہ وہ اپنے اور اپنے پیٹھ کے مابین آڑ نہیں کرتا تھا

اور "لایستبری" استبراء سے ہے جو کہ صفائی اور حفاظت کے معنی ہے

اور "لایفتزہ" کا لفظ تمزہ سے ہے اور اس کا معنی ابعاد اور دوری ہے

واللہ اعلم .